دارالافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی

حیض اور عدت کا شمار؟ ✳ شدید ڈپریشن میں طلاق؟

حیض کے خاتمے پر، غسل سے قبل مباشرت کرنا؟

سوال: سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۲ یہ ہے: ﴿وَلاَ تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ یعنی حیض سے پاک ہوجانے کے بعد وطی کی اجازت دی گئی ہے۔ اس آیت کی رو سے کیا غسل کے بغیر مباشرت حرام ہے، جیسا کہ اکثر اسلاف اسی کے قائل ہیں یا پاک ہونے کا مطلب محض خونِ حیض کا بند ہوجانا ہے، اگرچہ عورت نے غسل نہ بھی کیا ہو؟ (حافظ عبداللہ سلفی، ملتان روڈ، لاہور)

جواب: جمہور اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ انقطاعِ حیض کے بعد غسل سے فراغت کے بعد ہی بیوی سے وطی حلال ہوتی ہے۔ تاہم بعض سلف نے بایں صورت مخصوص مقام کو دھونے یا وضو وغیرہ کی صورت میں بھی وطی حلال قرار دی ہے۔ فقیہ ابن قدامہ نے المغنی (۴۲۰/۱) میں قرآنی الفاظ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ کی تفسیر ابن عباسؓ سے یوں نقل کی ہے: يعني إذا اغتسلن ''جب عورت غسل کرلے۔'' اگرچہ حافظ ابن حزمؒ نے المُحلّٰی (۳۵۶،۳۵۷/۱) میں دوسرا مسلک اختیار کیا ہے اور علامہ البانیؒ نے بھی آداب الزفاف (صفحہ ۴۸) میں اسی مسلک کو دلائل سے قریب تر قرار دیا ہے لیکن میرے نزدیک جمہور کا مسلک راجح ہے۔ احادیث فاطمہ بنتِ ابی حبیش وغیرہ جو اس بارے میں صریح ہیں، سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہے۔ دوسرا مذہب اضطراری حالت پر محمول ہوگا۔ واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

اور امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول کہ دس روز سے پہلے اگر عورت حیض سے پاک ہوجائے تو غسل کے بعد وطی کا جواز ہے اور اگر دس روز کے بعد فارغ ہو تو بلا غسل بھی وطی جائز ہے، حافظ ابن حزمؒ اور مفسر قرطبیؒ نے اس کو بلا دلیل قرار دیا ہے جس کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

کیا حیض ختم ہوجانے کے باوجود غسل کرنے تک عدت برقرار رہتی ہے؟

❁ **سوال:** کیا خون حیض بند ہونے کے بعد جب تک عورت غسل نہ کرلے، عدت پوری نہیں ہوتی اور خاوند کو رجوع کا حق رہتا ہے، اگرچہ کئی سال تک وہ غسل نہ کرے؟ کیا حنابلہ کا یہ موقف صحیح ہے یا حیض ختم ہوتے ہی غسل کئے بغیر ہی حق رجوع جاتا رہتا ہے؟

جواب: کیا اس بارے میں فقیہ ابن قدامہؒ نے المغنی (۲۰۴/۱) میں ابن حامد سے دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ ایک یہی جس کا ذکر سوال میں ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ انقطاعِ دم سے ہی عدت پوری ہوجاتی ہے۔ اُنہوں نے پہلی روایت کو اختیار کیا ہے کیونکہ اکابر صحابہؓ کا مسلک یہی ہے، لیکن ترجیح دوسری روایت کو معلوم ہوتی ہے کیونکہ نصِ قرآنی کے مطابق تین قروؤ مکمل ہوچکے ہیں، اسی لئے تو غسل واجب ہوا ہے اور نماز روزہ بھی واجب ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

قُرُوْء سے مراد حیض ہے یا طہر؟

❁ **سوال:** سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۸ میں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ حنفیہ وحنابلہ نیز مالکیہ کے نزدیک بھی راجح قول یہی ہے کہ یہاں قروؤ سے مراد حیض ہے۔ خلفاے راشدینؓ اور حضرت ابن عباسؓ بھی اسی کے قائل ہیں۔

جواب: اس بارے میں سلف کا اختلاف ہے کہ یہاں قروؤ سے مراد حیض ہے یا طہر؟ صحابہ کرامؓ کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ قروؤ بمعنی طہر ہے اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جبکہ دوسری طرف خلفاے اربعہؓ اور کثیر تعداد صحابہؓ اور تابعینؒ کا یہ قول ہے کہ قروؤ سے مراد حیض ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور احمدؒ فرماتے ہیں کہ اکابر صحابہؓ اسی کے قائل ہیں کہ قروؤ بمعنی حیض ہے۔ لغوی طور پر لفظ قروؤ مشترک المعنی ہے اور علماے لسان عرب اور فقہاے عظام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قروؤ کے معنی حیض اور طہر دونوں ہیں۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آیتِ قرآنی میں قروؤ سے مراد حیض ہے، ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش سے فرمایا تھا: «دعي الصلوٰة أيام اِقرائك» (دارقطنی: رقم ۸۳۴) یعنی ''ایامِ حیض میں نماز ترک کردیا کرو۔'' اس سے یہ بات متعین ہوجاتی ہے کہ یہاں قروؤ سے مراد حیض ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: الشرح

www.KitaboSunnat.com

المُقنع علی زاد المستقنع:۱۰/ ٦٦١ اور نیل الأوطار :٦/ ٣٠٨

عدت کے خاتمے کے لئے حیض کا کس قدر خون آنا ضروری ہے؟

❁ سوال: عدت کے سلسلے میں حیض قرار دینے اور عدت میں شمار کرنے کے لئے کس قدر خون آنا ضروری ہے؟ یادرہے مالکیہ کے نزدیک جب تک خون دن یا رات کے کسی قدر حصے میں نہ آئے اور شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک جب تک خون ایک دن اور ایک رات یعنی ۲۴ گھنٹے تک نہ رہے، اسے عدت کے معاملے میں حیض قرار نہیں دیا جاسکتا۔

جواب: واضح ہو کہ کم از کم حیض کے بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔لہٰذا سرخی مائل سیاہ خون حیض کا ہی خون ہے، چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ عدت میں مؤثر ہوگا، اگرچہ فقہا کے مذاہب مختلف ہیں۔صحت کے قریب بات وہی ہے جو پہلے ہم نے ذکر کردی ہے۔ واللہ اعلم

حیض یا طہر کے آغاز میں دی جانے والی طلاق پر عدت

❁ سوال: حیض جاری ہوئے لحظہ ہی ہوا تھا کہ مرد نے طلاق دے دی۔ یہ حیض عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: یہ حیض عدت میں شمار نہیں ہوگا، جیسا کہ المغنی کے متن میں ہے:

فعدتها ثلاث حیض غیر الحیضة التي طلقها فیها (۱۱/ ۱۹۷)

''عورت کی عدت تین حیض ہے، ماسوائے اس حیض کے جس میں اسے طلاق دی گئی۔''

❁ سوال: ایک آدمی نے طہر میں طلاق دی اور چند منٹ بعد ہی حیض جاری ہوگیا تو یہ طہر عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: راجح مسلک کے مطابق عدت کا شمار حیض سے ہے، نہ کہ طہر سے اور جن لوگوں کے نزدیک عدت کا شمار طہر سے ہے، ان کے ہاں اس طہر کا شمار ہونا چاہیے۔

حیض کی بے قاعدگی کی صورت میں عدت کا شمار؟

❁ سوال: جس عورت کو وقفے وقفے سے کئی ماہ تک مسلسل خون جاری رہے اور ایامِ حیض کی مدت مقرر کرنا محال ہوجائے، وہ کتنے ماہ تک عدت میں رہے گی؟ ایسے ہی اگر عادتِ حیض

www.KitaboSunnat.com